26830-گھر اور رمضان المبارک

سوال

میں گھر کا سربراہ ہوں، رمضان المبارک آنے کو ہے، لھذا مجھے اس مبارک مہینہ میں اپنے گھرانے کی تربیت اور دیکھ بھال کس طرح کرنی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان پر یہ اللہ تعالی کا بہت بڑا انعام ہے کہ وہ اسے رمضان کے روزوں تک پہنچاتا اور قیام کرنے پر مدد فرماتا ہے، یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نیکیاں بڑھتی اور درجات بلند ہوتے ہیں، اور اللہ تعالی جہنم سے کچھ لوگوں کو آزادی بھی دیتے ہیں۔

لھذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس مبارک مہینہ سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اسے موقع غنیمت جانتے ہوئے خیر و بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے، اور اپنی زندگی کے اوقات کو اللہ تعالی کی اطاعت میں صرف کرے، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو بیماری یا موت یا پھر گمراہی کی وجہ سے اس بابرکت مہینہ کی نعمتوں سے محروم ہو گئے۔

اور اسی طرح مسلمان پر واجب ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ کو موقع غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی زندگی کے قیمتی اوقات کو اطاعت میں صرف کرے، اور اس پر اولاد کے واجبات میں یہ شامل ہے کہ وہ ان کی اچھی اور بہتر تربیت کرے اور ان کی نگہبانی کرتے ہوئے انہیں خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارے اور انہیں اس کا عادی بنائے، کیونکہ بچہ اسی چیز پر پرورش پاتا ہے جس کی اسے اس کے والدین عادت ڈالیں۔

اور ہم میں پرورش پانے والے نوجوان اسی پر بڑے ہوں گے جس کی اس کے والد نے عادت ڈالی ہوگی اور اسے تیار کیا ہوگا۔

لھذا ان بابرکت ایام میں والدین کے لیے ایک سنہری موقع اور فرصت ہے ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اچھائی و بھلائی کے کاموں پر تیار کریں اور اس کا عادی بنائیں، اس لیے ہم والدین کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں :

1-اولاد کے روزہ رکھنے کا خیال رکھنا اور انہیں روزے پر ابھارنا، اور جس سے کوئی کمی کوتاہی ہوجائے اسے سمجھانا کہ روزے بہت زیادہ فضیلت کے حامل ہیں۔

2-اولاد کو روزہ کے بارہ میں یہ یاد دلانا کہ روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ وہ تو تقوی و پرہیزگاری اختیار کرنے کا راستہ اور سبب ہے، اور روزہ گناہوں کی بخشش اور اس کا کفارہ بنتا ہے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی سیڑھیاں چڑھے اور انہوں نے آمین، آمین، آمین کہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہلے تو ایسا نہیں کرتے تھے اب ایسے کیوں کیا ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا : وہ شخص ذلیل و خوار ہو یا اس کے لیے دوری ہو جس نے رمضان المبارک آنے کے باوجود بھی اپنے گناہ معاف نہ کروائے، تو میں نے کہا آمین۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا : وہ ذلیل وخوار ہو یا اس کے لیے دوری ہو جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو زندہ پایا اور وہ (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں نے کہا آمین۔

پھر جبریل علیہ السلام کہنے لگے : وہ شخص ذلیل ورسوا یا اس کے لیے دوری ہو جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں نے کہا آمین۔

دیکھیں ابن خزیمہ حدیث نمبر (1888) یہ الفاظ ابن خزیمہ کے ہیں۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (3545) مسند احمد حدیث نمبر (7444) صحیح ابن حبان حدیث نمبر (908) دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (3510)۔

3-اولاد کو کھانے پینے کے آداب اور احکام کی تعلیم دینا کہ دائیں ہاتھ اور اپنے سامنے سے کھایا جائے، اور انہیں یا بتایا جائے کہ کھانے پینے میں اسراف حرام ہے اور اس کا ان کے جسم کو بھی نقصان ہے۔

4-انہیں اس سے منع کیا جائے کہ وہ افطاری کرنے میں بہت زیادی دیر تک کھاتے پیتے رہیں کیونکہ اس بنا پر ان کی نماز مغرب جماعت سے فوت ہوجائے گی۔

5-اولاد کو ایسے فقراء ومساکین کے بارہ میں بتانا جن کے پاس بھوک کی آگ بجھانے کے لیے ایک لقمہ بھی نہیں، اور انہیں اللہ تعالی کے راستے میں جہاد اور ہجرت کرنے والوں کے حالات بتانا۔

6-اس میں تقریبات اور اجتماعات بھی شامل ہیں جس میں اقرباء ورشتہ دار اکٹھے ہوں اور صلہ رحمی کی جائے، بعض ممالک میں ابھی تک یہ عادت موجود ہے کہ اس طرح کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے، جو کہ قطع رحمی کا سدباب اور صلہ رحمی کے لیے فرصت ہے۔

7-کھانا تیار کرنے میں والدہ کا ہاتھ بٹانا، اور اسی طرح برتن وغیرہ اٹھانے اور دھونے اور بچا ہوا کھانا محفوظ کرنے میں بھی تعاون کرنا چاہیے۔

8-اولاد کو قیام اللیل ادا کرنے کی نصیحت کی جائے اور اس کی تیاری قبل از وقت کرنے کی نصیحت اور کھانے میں بھی کمی کرنے کی نصیحت کی جائے تاکہ آسانی سے مسجد میں جاکر قیام اللیل کرسکیں۔

9-سحری کے بارہ میں والدین کو چاہیے کہ وہ اولاد کو سحری کی برکت کے بارہ میں بتائیں اور یہ کہ سحری کھانے سے انسان روزہ رکھنے کے لیے قوت بھی حاصل کرتا ہے۔

10-نماز فجر سے قبل انہیں اتنا وقت دیا جائے کہ جس نے وتر ادا نہیں کیے وہ وتر ادا کرلیں، اور جس نے قیام نہیں کیا بلکہ وہ رات کے آخری حصہ میں قیام کرنا چاہتا تھا اس وقت کرسکے، اور اس وقت میں جو چاہے اپنے پروردگار سے دعا واستغفار کرسکے۔

11-نماز فجر کا وقت پر باجماعت اہتمام کرنا کیونکہ سب مسلمان اس کے مکلف ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سے لوگ ساری رات کھانے کے لیے بیدار رہتے ہیں اور جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو بستر پر لیٹتے ہی سوجاتے ہیں جس سے نماز فجر فوت ہوجاتی ہے۔

12-نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عشرہ میں یہ طریقہ کار تھا کہ خود بھی رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، جس میں اس بات کی دلیل ہے کہ خاندان کو چاہیے کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں مبارک اوقات کو موقع غنیمت جانتے ہوئے اللہ تعالی کی رضی کے کام کرتا رہے، لھذا خاوند پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی اور اولاد کو بیدار کرے تاکہ وہ بھی اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے کام کرسکیں۔

13- بعض اوقات گھر میں چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں جنہیں روزہ رکھنے کا شوق دلانا ضروری ہے تا کہ وہ بڑے ہو کر اس عبادت کے عادی بن جائیں، اس لیے والد کے ذمہ ہے کہ وہ انہیں سحری کھانے کا شوق دلائے، اور انہیں انعام اور ان کی تعریف کے ذریعہ روزہ رکھنے پر ابھارے کہ جو بھی نصف مہینہ یا پھر پورا مہینہ کے روزے رکھے گا اسے یہ انعام دیا جائے گا۔

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء (یعنی دس محرم) کی صبح انصار صحابہ کرام کی بستی میں یہ پیغام بھیجا کہ جس نے بھی روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن کچھ بھی نہ کھائے پیے اور جس نے روزہ رکھا ہے وہ روزہ پورا کرے۔

وہ کہتی ہیں کہ ہم اس کے بعد روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے اور انہیں اپنے ساتھ مسجد میں لے جاتے تھے، اور ان کے لیے روئی کے کھلونے بناتے تھے، ان میں سے جب بھی کوئی کھانے کی وجہ سے روتا تو ہم وہ کھلونا اسے دیتے حتی کہ افطاری تک یہی ہوتا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (1859) صحیح مسلم حدیث نمبر (1136)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں بچوں کو اطاعت کرنے کی مشق اور انہیں عبادت کرنے کا عادی بنانا ہے، لیکن وہ اس کے مکلف تو نہیں ہیں بلکہ یہ تو صرف انہیں عادت ڈالنے کے لیے ہے۔

قاضی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: عروہ رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ بچے جب بھی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں ان پر روزہ رکھنا واجب ہے، اور یہ غلط ہے جو کہ صحیح نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تین اشخاص مرفوع عن القلم ہیں: چھوٹا بچہ جب تک اسے احتلام نہ ہو جائے اور ایک روایت میں بالغ کے الفاظ ہیں) واللہ تعالی اعلم۔

دیکھیں شرح مسلم للنووی (14/8)۔

14- اگر والدین رمضان المبارک میں عمرہ پر جا سکیں تو ایسا کرنا ان کے اپنے اور اہل و عیال کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے سے حج کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، اور بہتر اور افضل تو یہ ہے کہ رش سے بچنے کے لیے رمضان المبارک کے شروع میں عمرہ ادا کیا جائے۔

15- خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کے ذمہ وہ بوجھ نہ ڈالے جس کی اس میں استطاعت نہیں ہے کہ وہ ایسا کھانا یا پھر مٹھائیاں تیار کرے جس کا تیار کرنا مشکل ہے، کیونکہ بہت سارے لوگوں نے تو اس مہینہ کو کھانے پینے اور اسراف کے ایام بنا لیا ہے جس کی وجہ سے اس مہینہ کی مٹھاس اور مقصد و حکمت ہی فوت ہو جاتی ہے، جو کہ تقوی کا حصول تھا وہ نہیں ہوتا۔

16- رمضان کا مہینہ قرآن مجید کا مہینہ ہے، اس لیے ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ ہر گھر میں قرآنی مجلس قائم کی جائے جس میں والد کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن مجید پڑھنا سکھائے اور اپنے گھر والوں کو اس کی تعلیم دے، اور انہیں قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پڑھائے۔

اور اسی طرح روزوں کے احکام اور آداب کے بارہ میں بھی کوئی کتاب اپنے اہل و عیال کے سامنے پڑھنی چاہیے تا کہ انہیں احکام اور آداب کا علم ہو، اللہ سبحانہ وتعالی نے بہت سے علماء کرام اور طلاب علم کو ایسی کتابیں تالیف کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، جس میں تیس ایام کے لیے روزانہ کی ایک مجلس بنائی گئی ہے، اس میں ہر ایک دن ایک موضوع پڑھا جائے تا کہ سب کو عمومی فائدہ ہو۔

17- اہل و عیال کو صدقہ و خیرات کرنے اور ہمسائے اور محتاجوں کا خیال رکھنے پر ابھارا جائے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جود وسخا کے مالک تھے، اور آپ رمضان المبارک میں جب آپ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کرتے تو آپ اور بھی زیادہ سخاوت کرنے لگتے تھے، اور جبریل امین علیہ السلام رمضان کی ہر رات کو آپ سے مل کر قرآن مجید کا دور کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ بھلائی میں سخی تھے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (6) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308)۔

18- والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں اور بچوں کو رات جاگنے سے منع کریں جس میں کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ صرف اور صرف وقت کا ضیاع ہو بلکہ حرام کام یعنی ٹیلی ویژن اور کھیل کود میں مشغول نہ رہیں، کیونکہ اس مہینہ میں انسان صفت شیطان اپنی بلوں سے باہر نکل آتے ہیں تا کہ وہ روزہ داروں کو رمضان المبارک کے دنوں اور راتوں میں فسق وفجور میں مشغول رکھیں۔

19- گھر میں خاندان کے ساتھ اکٹھے ہو کر انہیں اللہ تعالی کے انعام جنت اور آخرت یاد دلائی جائے جس میں ہر قسم کی سعادت ہے، آخرت میں اللہ تعالی کی ملاقات اور اللہ تعالی کے عرش کے سائے تلے جگہ کا حصول ہے، دنیا میں اس قسم کی سب مجالس جس میں اللہ تعالی کا ذکر اور علم کا حصول اور نماز وغیرہ ہو یہ سب کچھ اس سعادت کے حصول کا سبب اور ذریعہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے اور توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم.